گھرانہ حسب حیثیت طلباء اور علمائے دین کی کفالت کرتا تھا۔

مفتی اعظم مولانا عبدالقادر یگوی رحمۃ اللہ علیہ 1920 کے عشرے میں دہلی میں زیر تعلیم تھے۔ وادی شیوک کے زیریں علاقے دریائے شیوک میں خطرناک سیلاب آنے کی وجہ سے تباہ ہوگئے۔ یوگو کی پوری بستی دریابرد ہوگئی۔ کوئی قابل کاشت رقبہ باقی نہ بچا۔ کھیتی باڑی کے علاوہ کوئی اور ذریعہ معاش نہ تھا۔ لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوگئے۔ بستی کے لوگ حصول معاش کے لئے دہلی تک پہنچے۔ نوجوان عبدالقادر اپنی بستی کے حالات جان کر بہت مضطرب ہوئے۔ بستی کی بحالی کے لئے غور و فکر کیا۔ صلاح و مشورہ کے بعد دہلی کے اہل خیر و اصحاب ثروت سے اعانت طلب کی۔ اللہ کی توفیق سے اہل خیر تعاون پر آمادہ ہوئے۔ مولوی عبدالقادر نے برد شدہ زمینوں کی بحالی کے علاوہ نالہ یوگو کے دونوں اطراف بنجر زمینوں کو آباد کرنے کی خاطر اہل بستی کے اشتراک سے کوہل تعمیر کرائے۔ اللہ کی توفیق سے ایسے خلوص اور خیر خواہی کا مظاہرہ ہوا کہ پہلے سے بہتر بستی بس گئی۔ اور سب بستی والوں نے آپ کو بالاتفاق دینی اور دنیوی تمام معاملات میں پیشوا تسلیم کیا۔ اور تاحیات آپ کی خدمت اور احترام میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ شواہد موجود ہیں کہ انسانوں کے علاوہ جنات بھی آپ کی دعوت و جہاد سے مستفید ہوئے۔ آپ نے 48-1947 کے جہاد بلتستان و گلگت میں مجاہدین کی بھرپور مدد کی۔ آج یوگو بستی میں مولوی عبدالقادر نہیں ہے مگر ان کی دنیاوی اور دینی قیادت کے ثمرات نمایاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان علمائے حق کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما کر بے پایاں نعمتوں سے نوازے اور ہمیں ان کی طرح اللہ کے احکام کی بجا آوری اور رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی پیروی نصیب فرمائے۔ آمین

(جاری ہے)

جہاد فی سبیل اللہ

مولانا عبدالواحد
ناظم جامعہ تعلیم القرآن موڑ کھنڈا
تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ

﴿ولا تقولوا لمن يقتل فی سبيل الله اموات بل احياء ولٰكن لا تشعرون۝﴾

تم ہی سے اے مجاہدو جہان کا ثبات ہے
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
تمہاری ضوء سے ضیا جبین کائنات ہے
حیات بھی حیات ہے تو موت بھی حیات ہے

آج جو مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں کس قدر بے دردی سے خون بہایا جارہا ہے۔ عزتوں کو تار تار کیا جارہا ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے ؟ ایک وقت تھا کہ پوری دنیا پر مسلمانوں کا رعب تھا، دبدبہ تھا، ہیبت تھی۔ مسلمانوں کا نام سن کر قیصرو کسریٰ پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ اس لئے کہ اس وقت مسلمان موت سے نہیں ڈرتے تھے بلکہ دعا کرتے تھے اللهم ارزق شهادة فی سبيلك "اے اللہ ہمیں اپنے راستے میں شہادت کی موت نصیب فرما" آپ ذرا غور کریں کہ بدر میں چودہ نے جام شہادت نوش کیا، میدان احد پر نگاہ ڈالیں تو ستر شہید نظر آئیں گے، خندق میں چھ، خیبر میں تئیس، حنین میں سات الغرض بہت ہے لمبی ہے فہرست شہداء کی۔ یہی تو وجہ تھی کہ خالد بن ولیدؓ نے کہا تھا "ایک میں ہوں، ایک کم ساٹھ میرے ساتھ مل جائیں، ہم ساٹھ مل کر ان شاء اللہ دشمن کی ساٹھ ہزار فوج کا مقابلہ کریں گے۔" حضرت عثمان غنیؓ کے کمانڈر نے جب سارا افریقہ فتح کر لیا، پھر بحر ظلمات میں گھوڑے ڈالے تو کہا "اللہ آگے پانی ہی پانی نظر آرہا ہے اگر زمین کا ٹکڑا نظر آتا تو وہاں پر بھی تیرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم لہرا دیتا"۔ اس جگہ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ؎

دشت تو دشت ہیں کہ دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

مرد تو مردانگی سے عبارت ہے۔ مسلمان عورتوں کی بہادری بھی بے مثال تھی۔ اسلام کی سب سے پہلی شہیدہ حضرت سمیہؓ نے اپنے جسم کے دو ٹکڑے کروانا تو گوارا کر لیا لیکن ابو جہل کے سامنے جھکنا گوارا نہیں کیا۔ ایک

اور عورت کے میدان احد میں تین بھائی سمیت دیگر چار عزیز بھی شہید ہوئے، باپ شہید ہوا، بیٹا شہید ہوا، شوہر شہید ہوا، بھائی شہید ہوئے تو اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا "اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے شہید کی بیٹی، شہید کی ماں، شہید کی بہن، شہید کی بیوہ ہونے کا شرف عطا کیا" اور پھر ہم نے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا:

نحن الذين بايعوا محمداً

على الجهاد مابقينا ابدا "کہ ہم جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے"

ملت کے شاہینو اسلام کے جانبازو!

اٹھو تمہیں اسلاف کا لہو پکارتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ پڑھ کر، ابوبکرؓ کی صداقت لے کر، عمرؓ کی عدالت لیکر، عثمان غنیؓ کی سخاوت لے کر، علیؓ کی شجاعت لے کر، خالد بن ولیدؓ کی تلوار لے کر، حضرت حمزہؓ سے شہادت کا درس لے کر، محمد بن قاسم بن کر، صلاح الدین ایوبی، سلطان محمود غزنوی، سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم کی طرح اسلام کا پرچم لے کر اٹھو اور پوری دنیا پر لہرا دو اور علامہ اقبالؒ کی بات کے مصداق بن جاؤ

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

جب تک ہم میں شہادت کی آرزو تھی پوری دنیا پر ہماری ہیبت طاری تھی اور جب سے ہم نے شہادت کی آرزو ختم کر دی ذلت ورسوائی ہمارا مقدر بن گئی۔ ایک موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا غیر مسلم میری امت پر ایسے ٹوٹ پڑیں گے جیسے بھوکا کھانے پر۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ فرمایا: بل انتم كثير "بلکہ تم بہت زیادہ ہوں گے" کہا کیا اقتصادی لحاظ سے ہم کمزور ہوں گے؟ ارشاد فرمایا نہیں دولت کی بھی بہت فراوانی ہوگی۔ عرض کیا پھر کیا وجہ ہوگی؟